حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا
سبیلِ سکینہؑ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱
طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۶۳۷۸۶۰۱-۰۲۱

موبائل: ۲۱۲۷۹۳۲-۰۳۳۳

کر جنگ کرو گے اور اب تم نے اس کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا ہے اور چاہتے ہو کہ اس بزرگوار کو قتل کر دو۔ تم نے اسے اس طرح پکڑ لیا ہے کہ سانس لینے کا راستہ بھی بند کر دیا ہے۔ اور ہر طرف سے ایسا محاصرہ کر لیا ہے کہ خدا کی وسیع و عریض زمین اس پر تنگ کر دی ہے۔ یہ بزرگ تمہارے ہاتھوں قیدی بن گیا ہے نہ وہ کوئی فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور نہ نقصان کو دفع کر سکتا ہے۔ تم نے فرات کا بہتا ہوا پانی اس کے عورتوں، بچوں اور متعلقین پر بند کر دیا ہے جسے یہودی، عیسائی اور مجوس پی رہے ہیں اور علاقے کے سؤر اور کتے اس میں لوٹ رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کو پیاس نے پچھاڑ دیا ہے۔ تم نے محمد رسول اللہ کی ان کے خاندان کے بارے میں کیا بری مراعات کی ہے۔ خدا تمہیں پیاس کے دن (بروز قیامت) سیراب نہ کرے۔ جواب میں یزید کی فوجوں نے حر پر تیروں کی بارش کر دی۔ حر واپس آ کر امام کے پاس کھڑا ہو گیا۔(۱)

آسمانی مدد

ابو طاہر محمد بن حسین زری نے کتاب معالم الدین میں امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سُنا کہ امام حسین علیہ السلام اور عمر سعد ایک دوسرے کے مقابل ہوئے اور جنگ کا آغاز ہوا تو اللہ نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت (فرشتوں کی صورت میں) نازل فرمائی یہاں تک کہ وہ امام حسین علیہ السلام کے سر پر سایہ فگن ہوئی۔ پھر آپ کو اختیار دیا گیا کہ وہ دشمنوں پر فتح چاہتے ہیں یا لقائے الٰہی (شہادت) چاہتے ہیں تو انہوں نے لقائے الٰہی کو اختیار فرمایا(۲) کلینی نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل فرمائی یہاں تک کہ وہ آسمان و زمین کے درمیان ٹھہری (تاکہ آپ کو فتح دیدے) پھر آپ کو فتح یا لقائے الٰہی کا اختیار دیا گیا تو آپ نے لقائے الٰہی کو اختیار کیا۔(۳)

سپہر کاشانی کے مطابق دونوں لشکروں کی صف آرائی کے بعد امام حسین علیہ السلام ایک ناقہ پر تشریف

۱۔ ارشاد مفید ج ۲ ص ۱۰۰

۲۔ لہوف مترجم ص ۱۲۰

۳۔ اصول کافی ج ۱ ص ۳۸۷ انتشارات قائم

فرما ہوئے اور قرآن کو کھول کر سر پر رکھا پھر دونوں لشکروں کے درمیان آئے اور بلند آواز سے مخاطب کیا کہ میرے اور تمہارے درمیان یہ خدا کی کتاب حاضر ہے اور میرے جد رسول اللہ ناظر ہیں۔ اس وقت خدا نے ان کے سر پر نصرت کا سایہ کیا اور انہیں فتح یا لقائے الٰہی کو قبول کرنے کا اختیار دیا۔ آپ نے لقائے الٰہی کو اختیار کیا اور ماسوئ اللہ کو ٹھکرا دیا۔ عبداللہ بن محمد رضا حسینی کتاب جلاء میں لکھتے ہیں کہ اس وقت جنوں کی ایک جماعت نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمیں اپنی نصرت کی اجازت عطا فرمائیں۔ امام حسین ؑ نے انہیں اجازت نہیں دی اور عزمِ شہادت پر قائم رہے۔ (۱)

جنگ کا آغاز

لشکر یزید کا پرچم عمر بن سعد کے غلام درید کے پاس تھا۔ ابن سعد نے اسے آواز دے کر قریب بلایا کہ پرچم میرے قریب لاؤ۔ جب وہ پرچم لے کر قریب آ گیا تو ابن سعد نے کمان میں تیر رکھ کر لشکر حسین کی طرف پھینکا اور کہا کہ تم لوگ گواہی دینا کہ حسین کی طرف پہلا تیر میں نے پھینکا تھا۔ صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ امام حسین ؑ کے لشکر سے کسی نے ابن سعد کے جواب میں کہا کہ تم اپنے لشکر میں سے سب سے پہلے جہنم میں جاؤ گے (۲)۔ ابن سعد کے تیر پھینکتے ہی فوج کے تیر اندازوں نے حسین اور ان کے ساتھیوں پر تیروں کی بارش کر دی۔ ان تیروں نے امام حسین ؑ کے ساتھیوں میں سے ہر ایک کو نقصان پہنچایا۔ محمد بن ابیطالب کی روایت کے مطابق تیر اندازوں کی تعداد آٹھ ہزار تھی۔ اس صورتِ حال میں امام حسین ؑ نے اپنے ساتھیوں کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا ﴿**قوموا رحمكم الله الى الموت الذی لابدّ منه فان هذه السهام رسل القوم اليكم**﴾ اللہ تم لوگوں پر رحمت نازل کرے۔ اب موت کیلئے تیار ہو جاؤ کہ اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہے اس لئے کہ یہ تیر تمہارے لئے فوجِ مخالف کا پیغام لائے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی فوجوں نے حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں لشکرِ حسینی کے پچاس افراد شہید ہو گئے (۳)۔

۱۔ ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۲۲۹

۲۔ روضۃ الصفا ج ۳ ص ۵۸۳

۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۲